دار الافتاء والقضاء — الجامعة البنورية العالمية

متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

email: darulifta@gmail.com | web: www.onlinefatawa.com | ph: +92 21 32570077 | fax: +92 21 32564586

سیریل نمبر	27939	نام	شہزاد	مطلوب	عمومی
تاریخ	2/11/2016	پتہ	لاھور		
رابطہ نمبر		موضوع	موانع حمل		
ای میل		کاتب			

پیدائش کنٹرول پیچ کو حمل روکنے کے لئے استعمال میں لایا جاتا ہے یہ ایک پتلي، خاکستري پلاسٹک پیچ ہے جو جلد پر آساني سے چپک جاتا ہے یہ عارضي مانع حمل کے طریقوں میں سے ایک ہے؟ جو بالکل پیدائش کنٹرول گولیوں کي طرح کام کرتا ہے،اسے عورتیں تین ہفتوں کے لئے ایک ہفتے میں ایک دفعہ اپنے کولہوں، پیٹ کي جلد یا اوپري بیروني بازو پر چپکا دیتي ہیں اس پیچ کے جسم پر چپکنے کے بعد اس میں سے کچھ ہارمون نکلتے ہیں جو کیمیائي نوعیت کے ہوتے ہیں اور ہو بہو مانع حمل گولیوں میں موجود ہارمون کي طرح کام کرتے ہیں، یہ ہارمون عورتوں کے انڈے بیضہ داني سے نکلنے نہیں دیتے جس وجہ سے حمل ہونا دشوار ہو جاتا ہے؟ اس پیچ کے نقصانات میں سے سب سے اہم نقصان ماہواري کي بے ترتیبي ہے، آپ سے مانع حمل طریقہ کار بارے میں رہنمائي چاہیے کہ اس طریقہ کار کي شرعي حیثیت کیا ہے اور اسلام میں کس حد اجازت ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

کسی بھی غرض صحیح اور جائز مقصد کے لئے عارضی طور پر مانع حمل دوائیاں یا مذکور پلاسٹک پیچ وغیرہ کا استعمال مسلمان ماہر ڈاکٹر کے مشورہ سے جائز ہے، تاہم بلا وجہ یا بچوں کے پرورش کے خوف سے مانع حمل دوائیاں، پلاسٹک پیچ وغیرہ کا استعمال یا اور کوئی ایسی تدبیر اختیار کرنا جو صحت کے لئے نقصان دہ ہو اور اس سے بچوں کی پیدائش کا سلسلہ مکمل طور منقطع ہو جائے ناجائز اور حرام ہے جس سے احتراز لازم ہے۔

كما في الفقه الاسلامي: جعل المرأة عقيماً بمعالجة تمنع الإنجاب نهائياً، وقد صرح الفقهاء بأنه يحرم استعمال ما يقطع الحبل من أصله، لأنه كالوأد وذلك حرام إلا إذا كانت هناك ضرورة ملجئة كانتقال مرض خطير بالوراثة الى الأولاد (الى قوله) وأما ما يبطئ الحبل مدة، ولا يقطعه من أصله، فلا يحرم، بل ان كان لعذر كتربية ولد، لم يكره أيضاً وإلا كره عند الشافعية. اهـ (ج ۳ ص ۵۵۸). والله أعلم

سليم الله عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۲۷/ ۶/ ۱۴۳۷ھ
۲۷۹۳۹
۱۴۳۷ھ
10/4/16

الجواب صحیح
بندہ نادر جان مجاہد عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۲۷/ ۶/ ۱۴۳۷ھ

الجواب صحیح
بندہ سیف اللہ جمیل
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۱۷ رجب المرجب ۱۴۳۷ھ